جناب اصغر حسن صاحب

شیخ الحدیث (مولانا) عبد الحق

ماھنامہ الحق کے کاتب کی نظر میں

جناب اصغر حسن صاحب، ماہنامہ الحق کی بیس سال تک کتابت کرتے رہے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق رحؒ کے مواعظ ارشادات الحق کے مرکزی اور مجبوب مضامین ہوا کرتے تھے۔ علاوہ ازیں ۲۰ سال کی طویل مدت میں جناب اصغر حسن کا کتابت کے علاوہ حضرت شیخ رحؒ کو قریب سے دیکھنے، استفادہ کرنے اور زیارت و ملاقات سے بارہاسے مشرف ہوتے کی سعادت حاصل ہوئی ہے موصوف نے ایک مختصر تاثراتی شذرہ لکھا ہے جو کسی تفنع بناوٹ یا لفظی حسن سے قطع نظر اصل حقیقت کا اظہار ہے۔ (ادارہ)

نورانی چہرہ۔ ریشم کی طرح ملائم لب ولہجہ۔ شفقت و محبت میں ڈوبی ہوئی آواز۔ بہترین سوچ۔ بلند خیالات۔ مستقل مزاجی۔ دین اسلام سے سچی محبت یہ خاص خاص خوبیاں صوبہ سرحد کی اُس عظیم دینی و علمی شخصیت کی ہیں جو ایک بلند روشنی کے مینار کی مانند ہمارے درمیان موجود تھی۔ اور جس کی روشنی ہماری رہنمائی کا سبب تھی۔ لیکن افسوس علم و فن کے نور سے لاکھوں انسانوں کی زندگیاں سنوارنے اور صحیح راہیں دیکھانے والا ۷ ستمبر ۱۹۸۸ء کو موت کی آغوش میں چھپ گیا۔ اور یک لخت ہم سب اندھیروں میں ڈوب گئے ؎

زمین لوگوں سے خالی ہو رہی ہے
یہ رنگِ آسمان دیکھا نہ جائے

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد الحق رحؒ کی زندگی دین اسلام کے لئے وقف تھی۔ وہ اپنی بے شمار خوبیوں کی بنا پر امیر غریب، چھوٹے بڑے سب میں بے حد مقبول تھے۔ عجز و انکساری اس قدر کہ ایک معمولی انسان بھی جب ان سے ملاقات کے لئے ان کے پاس آتا۔ تو وہ اپنی جگہ چھوڑ کر ایک طرف بیٹھ جاتے اور مہمان کو اپنی جگہ بیٹھنے کے لئے دے دیتے۔ وہ حسن و اخلاق کے پیکر تھے۔ جب کوئی شخص ایک دفعہ اُن کے پاس بیٹھ جاتا ان کی محبت میں گرفتار ہو جاتا۔ دورانِ گفتگو اُن کے الفاظ بہت سادہ مگر دل میں اُتر جانے والے ہوتے۔ اُن کے درس و تدریس کے انداز میں بڑی جاذبیت تھی شاگرد اُن کے ارشادات سننے اور ریکارڈ کرنے کے لئے دور دراز سے اُن کے پاس آتے۔ ہر ایک کی یہی خواہش ہوتی کہ حضرت شیخ الحدیث رحؒ کے قریب تر بیٹھنے کے لئے جگہ مل جائے

میں خود کو اُن خوش قسمت لوگوں میں شمار کرتا ہوں جنہیں حضرت رحؒ کے ارشادات کی کتابت کرنے کا زیادہ سے زیادہ موقع ملا۔ ارشادات کی کتابت کے دوران مجھے بڑا لطف محسوس ہوتا۔ کیونکہ اُن کے سادہ اور جامع الفاظ میں بڑی گہرائی ہوتی۔ انہوں نے ثقیل الفاظ استعمال کر کے اپنی قابلیت کی نمائش کی کبھی کوشش نہیں کی۔ بلکہ وہ ہمیشہ آسان اور عام فہم انداز میں بات کرتے اور عوام کو صحیح رستوں پر لانے اور اسلامی طریقوں پر چلانے کیلئے ہر وقت کوشاں رہتے۔ اُن کا یہ انداز بے حد پرکشش تھا۔

دارالعلوم حقانیہ کی ابتدا حضرت رحؒ نے کچی دیواروں والے ایک معمولی کمرے سے کی۔ ابتدا میں انہیں دارالعلوم کی توسیع کے لئے کافی مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن ان کے دل میں دارالعلوم حقانیہ کو وسیع سے وسیع تر دیکھنے کی ایک لگن تھی جس نے حضرت رحؒ کے حوصلوں کو بلند رکھا۔ ایک طرف نامساعد حالات تھے تو دوسری جانب ایک نیک مقصد کی تکمیل کے لئے حضرت رحؒ کی پر خلوص کوششیں گویا ؎

طوفان بڑے غرور سے پھنکارتا رہا
کشتی بڑے خلوص سے ضد پر اڑی رہی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج دارالعلوم حقانیہ ایک اسلامی یونیورسٹی کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ اس عظیم درس گاہ کی ایک ایک اینٹ سے حضرت رحؒ کے بلند حوصلے، خلوص، نیک نیتی اور مسلسل جدوجہد نمایاں نظر آتی ہے

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد الحق رحؒ صاحب کے انتقال پُرملال سے ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ جل شانہٗ ان کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ۔ اور چھوٹے صاحبزادے حضرت مولانا انوار الحق صاحب نائب مہتمم دارالعلوم حقانیہ کو اس خلا کو پُر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔